3rd Nov. 2026 Page No (3)

روزنامہ انوارِ دکن نظام آباد

# فارسی الفاظ کی اصل سے بین ادبی روابط کا انکشاف: ڈاکٹر الیگزینڈر رجبّاری

## اردو یونیورسٹی میں عالمی جنوب کے تہذیبی روابط پر تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز

حیدرآباد: 2 نومبر (پریس نوٹ) فارسی الفاظ کی اشتقاقی تحقیق (اصل تحقیق) سے مختلف زبانوں اور تہذیبوں کے درمیان دلچسپ روابط کا انکشاف ہوتا ہے، جو صدیوں پر محیط لسانی استفادہ، تہذیبی میل جول اور علمی تبادلوں کی عکاسی کرتے ہیں۔




ان خیالات کا اظہار یونیورسٹی آف مینیسوٹا کے ڈاکٹر الیگزینڈر رجبّاری نے کیا۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں "نیٹ ورکس اینڈ انگیجمنٹس: ایکسپلورنگ سویلائزیشنل انٹرٹیکسچوالٹی اِن دی گلوبل ساوتھ" (نیٹ ورکس اور باہمی روابط: عالمی جنوب میں تہذیبی بین ادبی روابط کا مطالعہ) کے موضوع پر منعقدہ سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ ڈاکٹر رجبّاری نے "ابتدائی جدید ہندوستان میں فارسی قواعد" کے موضوع پر پہلے کلیدی خطبے میں واضح کیا کہ فارسی الفاظ اور ان کے اشتقاقی مطالعے سے فارسی، سنسکرت، ہندی، عربی، سریانی، قبطی اور عبرانی زبانوں کے درمیان بین ادبی روابط سامنے آتے ہیں۔ انہوں نے مغلیہ ہندوستان میں فارسی علوم و ادب کے عالمگیر کردار کو اجاگر کیا، بالخصوص سنسکرت کے ساتھ اس کے علمی و ادبی تعلقات کا ذکر کیا۔ انہوں نے ہندوستان، سلطنتِ عثمانیہ اور چین میں فارسی قواعد و لسانیات کی روایات کے ارتقا پر بھی روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ انہوں نے اردو کے ساتھ فارسی کے تعلق کا بھی جائزہ لیا۔ مانو کے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ برطانوی مستشرق سر ولیم جونز کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے، جنہوں نے فارسی اور ہندوستانی ادبی کلاسیکی تصانیف کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا، انہوں نے کہا کہ اگر "مجمع البحرین" کے مصنف دارا شکوہ آج زندہ ہوتے تو شاید وہ دو نہیں بلکہ کئی سمندروں کے سنگم پر تحریر کرتے۔ یہ بات تہذیبوں کے تنوع اور ان کے باہمی ارتباط کو اجاگر کرتی ہے۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے استقبالیہ خطاب پیش کیا، جبکہ کانفرنس کے کنوینر پروفیسر سید امتیاز حسنین نے کانفرنس کا تعارف پیش کیا۔ یہ بین الاقوامی کانفرنس مانو کی جانب سے سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز (سی آئی آئی ایل)، میسورو کے علمی اشتراک سے 2 تا 4 نومبر 2026ء منعقد کی جا رہی ہے۔ افتتاحی اجلاس میں نومبر 2025ء میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس "اردو، ہندی، عربی اور فارسی: لسانی، ادبی، تہذیبی اور علمی تبادلوں کے تناظر میں تہذیبی ہم آہنگی" میں پیش کردہ مقالوں کی تلخیص پر مبنی کتاب کی رسم اجراء عمل میں آئی۔ ڈاکٹر پیگی موہن، ڈاکٹر مختار احمد، پروفیسر پنچانن موہنتی اور پروفیسر سنگیتا بھگا گپتا کی تصانیف کا بھی اس موقع پر اجراء عمل میں آیا۔ کانفرنس کی ڈائرکٹر پروفیسر گل فشاں حبیب نے کلماتِ تشکر ادا کیے۔ پروگرام کی نظامت کانفرنس کے شریک کنوینر پروفیسر محمد السمیع صدیقی نے انجام دی۔

# فارسی الفاظ کی اصل سے بین ادبی روابط کا انکشاف

## اردو یونیورسٹی میں عالمی جنوب کے تہذیبی روابط پر تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز



حیدرآباد، 2 نومبر، پریس ریلیز، ہمارا سماج: فارسی الفاظ کی اشتقاقی تحقیق (اصل تحقیق) سے مختلف زبانوں اور تہذیبوں کے درمیان دلچسپ روابط کا انکشاف ہوتا ہے، جو صدیوں پر محیط لسانی استفادہ، تہذیبی میل جول اور علمی تبادلوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار یونیورسٹی آف مینیسوٹا کے ڈاکٹر الیگزینڈر جبتاری نے کیا۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں "نیٹ ورکس اینڈ اسٹیٹمنٹس: ایکسپلورنگ سویلائزیشنل انٹرٹیکسچوالٹی اِن دی گلوبل ساوتھ" (نیٹ ورکس اور باہمی روابط: عالمی جنوب میں تہذیبی بین ادبی روابط کا مطالعہ) کے موضوع پر منعقدہ سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ ڈاکٹر جبتاری نے "ابتدائی جدید ہندوستان میں فارسی قواعد" کے موضوع پر پہلے کلیدی خطبے میں واضح کیا کہ فارسی الفاظ اور ان کے اشتقاقی مطالعے سے فارسی، سنسکرت، ہندی، عربی، سریانی، قبطی اور عبرانی زبانوں کے درمیان بین ادبی روابط سامنے آتے ہیں۔ انہوں نے مغلیہ ہندوستان میں فارسی علوم وادب کے عالمگیر کردار کو اجاگر کیا، بالخصوص سنسکرت کے ساتھ اس کے علمی و ادبی تعلقات کا ذکر کیا۔ انہوں نے ہندوستان، سلطنتِ عثمانیہ اور چین میں فارسی قواعد ولسانیات کی روایات کے ارتقا پر بھی روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ انہوں نے اردو کے ساتھ فارسی کے تعلق کا بھی جائزہ لیا۔ مانو کے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ برطانوی مستشرق سر ولیم جونز کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے، جنہوں نے فارسی اور ہندوستانی ادبی کلاسیکی تصانیف کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا، انہوں نے کہا کہ اگر "مجمع البحرین" کے مصنف داراشکوہ آج زندہ ہوتے تو شاید وہ دو نہیں بلکہ کئی سمندروں کے سنگم پر تحریر کرتے۔ یہ بات تہذیبوں کے تنوع اور ان کے باہمی ارتباط کو اجاگر کرتی ہے۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے استقبالیہ خطاب پیش کیا، جبکہ کانفرنس کے کنوینر پروفیسر سید امتیاز حسنین نے کانفرنس کا تعارف پیش کیا۔ یہ بین الاقوامی کانفرنس مانو کی جانب سے سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز (سی آئی آئی ایل)، میسورو کے علمی اشتراک سے 2 تا 4 نومبر 2026ء منعقد کی جا رہی ہے۔ افتتاحی اجلاس میں نومبر 2025ء میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس "اردو، ہندی، عربی اور فارسی: لسانی، ادبی، تہذیبی اور علمی تبادلوں کے تناظر میں تہذیبی ہم آہنگی" میں پیش کردہ مقالوں کی تلخیص پر مبنی کتاب کی رسم اجراء عمل میں آئی۔ ڈاکٹر پیگی موہن، ڈاکٹر مختار احمد، پروفیسر پنچانن موہنتی اور پروفیسر سنگیتا بگا گپتا کی تصانیف کا بھی اس موقع پر اجراء عمل میں آیا۔ کانفرنس کی ڈائرکٹر پروفیسر گل فشاں حبیب نے کلماتِ تشکر ادا کیے۔ پروگرام کی نظامت کانفرنس کے شریک کنوینر پروفیسر محمد السمیع صدیقی نے انجام دی۔

Kashmir-e-Uzma, Srinagar 3-11-26

# عالمی جنوب کے تہذیبی روابط

## اردو یونیورسٹی میں بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز

عظمیٰ نیوز سروس

حیدرآباد// فارسی الفاظ کی اشتقاقی تحقیق (اصل تحقیق) سے مختلف زبانوں اور تہذیبوں کے درمیان دلچسپ روابط کا انکشاف ہوتا ہے، جو صدیوں پر محیط لسانی استفادہ، تہذیبی میل جول اور علمی تبادلوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار یونیورسٹی آف مینیسوٹا کے ڈاکٹر الیگزینڈر رجباری نے کیا۔ وہ کل مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں "نیٹ ورکس اینڈ ٹرمینالوجیز: ایکسپلورنگ سویلائزیشنل انٹر ٹیکسچوالٹی اِن دی گلوبل ساوتھ" (نیٹ ورکس اور باہمی روابط: عالمی جنوب میں تہذیبی بین ادبی روابط کا مطالعہ) کے موضوع پر منعقدہ سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ مانو کے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ برطانوی مستشرق سر ولیم جونز کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے، جنہوں نے فارسی اور ہندوستانی ادبی کلاسیکی تصانیف انگریزی میں ترجمہ کیا تھا، انہوں نے کہا کہ اگر "مجمع البحرین" کے مصنف داراشکوہ آج زندہ ہوتے تو شاید وہ دو نہیں بلکہ کئی سمندروں کے سنگم پر تحریر کرتے۔ یہ بات تہذیبوں کے تنوع اور ان کے باہمی ارتباط کو اجاگر کرتی ہے۔ یہ بین الاقوامی کانفرنس مانو کی جانب سے سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز (سی آئی آئی ایل)، میسورو کے علمی اشتراک سے 2 تا 4 نومبر 2026ء منعقد کی جارہی ہے۔

03 NOV 2026 (4) روزنامہ
ناندیڑ ٹائمز
NANDED TIMES URDU DAILY

# فارسی الفاظ کی اصل سے بین ادبی روابط کا انکشاف: ڈاکٹر الیگزینڈر رجبّاری

## اردو یونیورسٹی میں عالمی جنوب کے تہذیبی روابط پر تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز

حیدرآباد، 2 نومبر (پریس نوٹ) فارسی الفاظ کی اشتقاقی تحقیق (اصل تحقیق) سے مختلف زبانوں اور تہذیبوں کے درمیان دلچسپ روابط کا انکشاف ہوتا ہے، جو صدیوں پر محیط لسانی استفادہ، تہذیبی میل جول اور علمی تبادلوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار یونیورسٹی آف مینیسوٹا کے ڈاکٹر الیگزینڈر رجبّاری نے کیا۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں "نیٹ ورکس اینڈ انٹینگلمنٹس: ایکسپلورنگ سویلائزیشنل انٹرٹیکسچوالٹی اِن دی گلوبل ساوتھ" (نیٹ ورکس اور باہمی روابط: عالمی جنوب میں تہذیبی بین ادبی روابط کا مطالعہ) کے موضوع پر منعقدہ سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ ڈاکٹر رجبّاری نے "ابتدائی جدید ہندوستان میں فارسی قواعد" کے موضوع پر پہلے کلیدی خطبے میں واضح کیا کہ فارسی الفاظ اور ان کے اشتقاقی مطالعے سے فارسی، سنسکرت، ہندی، عربی، سریانی، قبطی اور عبرانی زبانوں کے درمیان بین ادبی روابط سامنے آتے ہیں۔ انہوں نے مغلیہ ہندوستان میں فارسی علوم و ادب کے عالمگیر کردار کو اجاگر کیا، بالخصوص سنسکرت کے ساتھ اس کے علمی و ادبی تعلقات کا ذکر کیا۔ انہوں نے ہندوستان، سلطنتِ عثمانیہ اور چین میں فارسی قواعد و لسانیات کی روایات کے ارتقا پر بھی روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ انہوں نے اردو کے ساتھ فارسی کے تعلق کا بھی جائزہ لیا۔ مانو کے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ برطانوی مستشرق سر ولیم جونز کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے، جنہوں نے فارسی اور ہندوستانی ادبی کلاسیکی تصانیف کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا، انہوں نے کہا کہ اگر "مجمع البحرین" کے مصنف دارا شکوہ آج زندہ ہوتے تو شاید وہ دو نہیں بلکہ کئی سمندروں کے سنگم پر تحریر کرتے۔ یہ بات تہذیبوں کے تنوع اور ان کے باہمی ارتباط کو اجاگر کرتی ہے۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے استقبالیہ خطاب پیش کیا، جبکہ کانفرنس کے کنوینر پروفیسر سید امتیاز حسنین نے کانفرنس کا تعارف پیش کیا۔ یہ بین الاقوامی کانفرنس مانو کی جانب سے سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز (سی آئی آئی ایل)، میسورو کے علمی اشتراک سے 2 تا 4 نومبر 2026ء منعقد کی جا رہی ہے۔

Pukar Urdu Ki, Kurnool 3-11-26

# فارسی الفاظ کی اصل و اشتقاقی تحقیق سے تہذیبوں کے درمیان صدیوں پر محیط علمی و ادبی روابط آشکار ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر الیگزینڈر جبّاری۔

***مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں عالمی جنوب کے تہذیبی و ادبی روابط پر سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا شاندار آغاز؛ فارسی، سنسکرت، عربی، ہندی اور دیگر زبانوں کے باہمی اثرات پر ماہرین کا اظہارِ خیال***

حیدرآباد، 2/نومبر (پکار نیوز) زبانیں محض اظہارِ خیال کا ذریعہ نہیں ہوتیں بلکہ یہ اقوام کی تاریخ، تہذیبی وراثت، فکری ارتقا اور صدیوں پر محیط باہمی روابط کی امین بھی ہوتی ہیں۔ کسی زبان کے الفاظ کی اصل، اشتقاق اور تاریخی سفر کا مطالعہ کیا جائے تو مختلف زبانوں اور تہذیبوں کے درمیان ایسے حیرت انگیز رشتے سامنے آتے ہیں جو وقت اور جغرافیائی سرحدوں سے ماورا ہوتے ہیں۔ فارسی الفاظ کی اشتقاقی تحقیق بھی مختلف زبانوں اور تہذیبوں کے درمیان علمی، ادبی اور ثقافتی روابط کے متعدد پوشیدہ گوشوں کو روشن کرتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار یونیورسٹی آف مینیسوٹا کے ممتاز محقق ڈاکٹر الیگزینڈر جبّاری نے



مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو) میں منعقدہ سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مانو اور سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز (سی آئی آئی ایل)، میسورو کے علمی اشتراک سے 2 تا 4 نومبر 2026ء منعقد ہونے والی اس بین الاقوامی کانفرنس کا عنوان ''نیٹ ورکس اینڈ کنیکٹنگ مائنڈس: ایکسپلورنگ سویلائزیشنل انٹر ٹیکسچوالٹی ان دی گلوبل ساؤتھ'' ہے، جس میں عالمی جنوب کی مختلف تہذیبوں، زبانوں، ادب اور فکری روایتوں کے درمیان پائے جانے والے باہمی اثرات اور روابط کا علمی و تحقیقی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر الیگزینڈر جبّاری نے اپنے پہلے کلیدی خطبے میں ''ابتدائی جدید ہندوستان میں فارسی قواعد'' کے موضوع پر نہایت تحقیقی انداز میں گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ فارسی الفاظ کی اصل اور اشتقاق کا مطالعہ فارسی، سنسکرت، ہندی، عربی، سریانی، قبطی اور عبرانی جیسی زبانوں کے درمیان گہرے لسانی و ادبی تعلقات کو نمایاں کرتا ہے۔ انہوں نے مغلیہ ہندوستان میں فارسی زبان و ادب کے عالمگیر علمی کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے خصوصاً فارسی اور سنسکرت کے درمیان ہونے والے علمی و ادبی تبادلوں کا ذکر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہندوستان کے علاوہ سلطنتِ عثمانیہ اور چین میں بھی فارسی قواعد اور لسانیات کی روایتوں نے مختلف ادوار میں ارتقائی منازل طے کیں۔ انہوں نے اردو زبان کے ساتھ فارسی کے تاریخی و لسانی تعلقات کا بھی جائزہ پیش کیا اور واضح کیا کہ زبانوں کی تاریخ دراصل تہذیبوں کے مسلسل میل جول اور علمی استفادے کی تاریخ ہے۔ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کی صدارت مانو کے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے تہذیبوں کے درمیان مکالمے، فکری ہم آہنگی اور ادبی تبادلوں کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ برطانوی مستشرق سر ولیم جونز کی علمی خدمات کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ولیم جونز نے فارسی اور ہندوستانی کلاسیکی ادب کو انگریزی زبان میں منتقل کر کے مشرقی علمی و ادبی سرمایہ کو عالمی سطح پر متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے دارا شکوہ کی شہرۂ آفاق تصنیف ''مجمع البحرین'' کا ذکر کرتے ہوئے نہایت بلیغ انداز میں کہا کہ اگر اس کتاب کے مصنف دارا شکوہ آج زندہ ہوتے تو شاید وہ دو سمندروں کے بجائے کئی سمندروں کے سنگم پر اپنی تحریر رقم کرتے۔ ان کے اس خیال میں تہذیبوں کے تنوع، ان کے باہمی اختلاط اور انسانی فکر کی وسعت کا خوبصورت تصور پوشیدہ ہے۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد نے استقبالیہ کلمات ادا کرتے ہوئے مندوبین اور شرکاء کا خیر مقدم کیا، جبکہ کانفرنس کے کنوینر پروفیسر سید امتیاز حسنین نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد اور علمی و تحقیقی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اس نوعیت کے بین الاقوامی علمی اجتماعات کو مختلف زبانوں اور تہذیبوں کے محققین کے درمیان بامعنی مکالمے اور تحقیقی اشتراک کے فروغ کا مؤثر ذریعہ قرار دیا۔ افتتاحی اجلاس کی ایک اہم پیش رفت گزشتہ سال نومبر 2025ء میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس ''اردو، ہندی، عربی اور فارسی: لسانی، ادبی، تہذیبی اور علمی تبادلوں کے تناظر میں تہذیبی ہم آہنگی'' میں پیش کیے گئے مقالوں کے خلاصوں پر مشتمل کتاب کی رسم اجرا تھی۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر پیکی موہن، ڈاکٹر مختار احمد، پروفیسر پنچانن موہنتی اور پروفیسر سنگیتا بارگا گپتا کی تصانیف بھی جاری کی گئیں، جو علمی و تحقیقی سرگرمیوں کے فروغ کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ کانفرنس کی ڈائریکٹر پروفیسر گل فشاں حبیب نے اظہارِ تشکر کرتے ہوئے تمام مہمانوں، محققین، اساتذہ اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کی نظامت کانفرنس کے شریک کنوینر پروفیسر محمد السمیع صدیقی نے انجام دی۔ تین روزہ اس بین الاقوامی کانفرنس میں مختلف علمی و ادبی روایتوں کے باہمی رشتوں، زبانوں کے تاریخی اثرات اور تہذیبی اشتراک کے موضوعات پر تبادلۂ خیال کیا جا رہا ہے۔ یہ کانفرنس اس حقیقت کو اجاگر کرنے کی ایک سنجیدہ علمی کوشش ہے کہ دنیا کی تہذیبیں ایک دوسرے سے الگ تھلگ رہ کر پروان نہیں چڑھیں، بلکہ ان کی فکری و ادبی تشکیل میں باہمی اثرات، ترجمے، مکالمے اور علمی استفادے نے ہمیشہ بنیادی کردار ادا کیا ہے۔

STANDARD POST, November 3, 2026

# Etymologies of Persian Words Reveal Intertextual Entanglements: Dr. Alexander Jabbari




**(Standard Post Bureau)**

Hyderabad, Nov 2 : Etymological studies of Persian words reveal fascinating connections among languages and civilisations, reflecting centuries of linguistic borrowing, cultural encounters and intellectual exchanges, observed Dr. Alexander Jabbari of the University of Minnesota in the inaugural session of a 3-Day International Conference on "Networks and Entanglements: Exploring Civilisational Intertextuality in the Global South" today in Maulana Azad National Urdu University (MANUU).

Delivering the first plenary lecture on "Persian Grammar in Early Modern India", Dr. Jabbari illustrated how Persian words and their etymologies reveal intertextual connections among Persian, Sanskrit, Hindi, Arabic, Syriac, Coptic and Hebrew. He highlighted the cosmopolitan character of Persian scholarship in Mughal India, particularly its engagement with Sanskrit. He discussed the development of Persian grammatical traditions across India, the Ottoman Empire and China. He also examined Persian's relationship with emerging vernaculars such as Urdu.

Prof. Syed Ainul Hasan, Vice-Chancellor, MANUU, presided over the inaugural session.

Recalling the contributions of British Orientalist Sir William Jones, who translated Persian and Indian literary classics into English, he remarked that had Dara Shikoh, the author of Majma-ul-Bahrain, been alive today, he would perhaps have written about the confluence not of two, but of many oceans, underscoring the plurality and interconnectedness of civilisations.

Prof. Ishtiaque Ahmed, Registrar, delivered the welcome address, while Prof. Syed Imtiaz Hasnain, Conference Convener, presented the conference statement. The international conference is being organised by MANUU in academic collaboration with the Central Institute of Indian Languages (CIIL), Mysuru, from 2 to 4 November 2026.

The inaugural session witnessed the release of the Book of Abstracts 2026, the proceedings of the November 2025 conference titled "Urdu, Hindi, Arabic and Persian: Civilizational Consilience across Linguistic, Literary, Cultural and Intellectual Exchanges." Books authored by Dr. Peggy Mohan, Dr. Mukhtar Ahmed, Prof. Panchanan Mohanty and Prof. Sangeeta Bagga-Gupta were also released.

Prof. Gulfishaan Habeeb, Conference Director, delivered the vote of thanks. The programme was compered by Prof. Mohammed Abdul Sami Siddiqui, Conference Co-Convenor.

URDU DAILY SIYASI UFUQUE, NEW DELHI 03-11-2026

# اردو یونیورسٹی میں 'نیٹ ورکس اینڈ انٹینگلمنٹس' کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس

## عالمی جنوب میں تہذیبی، لسانی اور ادبی روابط وتعاملات کے مختلف پہلوؤں پر محققین کا علمی تبادلۂ خیال

حیدرآباد (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد کے زیر اہتمام سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ مرکزی ادارہ برائے ہندوستانی زبانیں (Central Institute Indian Languages)، میسورو کے علمی اشتراک سے 2 تا 4 نومبر 2026، کو اس کانفرنس کا اہتمام کیا جائے گا۔ کانفرنس کا عنوان "Networks and Entanglements: Explori Civilisational Intertextuality in th Global South" (نیٹ ورکس اور باہمی الجھاؤ: عالمی جنوب میں تہذیبی بین ادبی روابط کا مطالعہ) ہے۔

اس کانفرنس کا مقصد عالمی جنوب کے تناظر میں مختلف تہذیبوں، زبانوں، ادبی روایتوں اور علمی نظاموں کے باہمی روابط، اثرات اور تاریخی تعاملات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لینا ہے۔

کانفرنس ہائبرڈ موڈ میں منعقد ہوگی، جس میں ملک و بیرون ملک کے ممتاز اسکالرز، ماہرین لسانیات، ادبی محققین، مؤرخین اور دانش ور بالمشافہ اور آن لائن شرکت کریں گے۔ تہذیبیں کبھی بھی مکمل طور پر الگ تھلگ اور خود مکتفی اکائیوں کی حیثیت سے وجود میں نہیں آئیں، بلکہ ان کی تشکیل میں مختلف زبانوں، ثقافتوں، مذاہب، ہجرتوں، تجارتی روابط اور علمی تبادلوں نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستانی برصغیر میں فارسی، سنسکرت، عربی، ہندی، اردو، ترکی، تمل اور پراکرت جیسی زبانوں کے درمیان صدیوں سے جاری تعاملات اس حقیقت کے روشن مظاہر ہیں۔ کانفرنس میں اس امر پر خصوصی توجہ دی جائے گی کہ کس طرح مختلف تہذیبوں نے ایک دوسرے کے علمی، ادبی اور ثقافتی سرمائے سے استفادہ کیا اور باہمی اثرات کے نتیجے میں نئی فکری اور تخلیقی روایتیں وجود میں آئیں۔

کانفرنس میں مجموعی طور پر 61 تحقیقی مقالات کے خلاصے شامل کیے گئے ہیں، جن میں لسانی روابط، کثیر لسانیت، ترجمہ، ادبی بین المتونیت، تہذیبی تبادلے، نوآبادیاتی اور مابعد نوآبادیاتی مطالعات، مذہبی و فکری روایتوں، سماجی شناخت، صنفی مطالعات، حاشیائی طبقات اور ماحولیاتی بیانیوں جیسے اہم موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

رہنمائے دکن
3 NOV 2026
DECCAN CHRONICLE

# فارسی الفاظ کی اصل سے بین ادبی روابط کا انکشاف: ڈاکٹر الیگزینڈر رجباری

## اردو یونیورسٹی میں عالمی جنوب کے تہذیبی روابط پر تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز



حیدرآباد، 2 نومبر (پریس نوٹ) فارسی الفاظ کی اشتقاقی تحقیق (اصل تحقیق) سے مختلف زبانوں اور تہذیبوں کے درمیان دلچسپ روابط کا انکشاف ہوتا ہے، جو صدیوں پر محیط لسانی استفادہ، تہذیبی میل جول اور علمی تبادلوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار یونیورسٹی آف مینیسوٹا کے ڈاکٹر الیگزینڈر رجباری نے کیا۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں ''نیٹ ورکس اینڈ انٹینگلمنٹس: ایکسپلورنگ سویلائزیشنل انٹرمیکسچوالٹی ان دی گلوبل ساؤتھ'' (نیٹ ورکس اور باہمی روابط: عالمی جنوب میں تہذیبی بین ادبی روابط کا مطالعہ) کے موضوع پر منعقدہ سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ ڈاکٹر رجباری نے ''ابتدائی جدید ہندوستان میں فارسی قواعد'' کے موضوع پر پہلے کلیدی خطبے میں واضح کیا کہ فارسی الفاظ اور ان کے اشتقاقی مطالعے سے فارسی، سنسکرت، ہندی، عربی، سریانی، قبطی اور عبرانی زبانوں کے درمیان بین ادبی روابط سامنے آتے ہیں۔ انہوں نے مغلیہ ہندوستان میں فارسی علوم و ادب کے عالمگیر کردار کو اجاگر کیا، بالخصوص سنسکرت کے ساتھ اس کے علمی و ادبی تعلقات کا ذکر کیا۔ انہوں نے ہندوستان، سلطنت عثمانیہ اور چین میں فارسی قواعد و لسانیات کی روایات کے ارتقا پر بھی روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ انہوں نے اردو کے ساتھ فارسی کے تعلق کا بھی جائزہ لیا۔ مانو کے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ برطانوی مستشرق سر ولیم جونز کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے، جنہوں نے فارسی اور ہندوستانی ادبی کلاسیکی تصانیف کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا، انہوں نے کہا کہ اگر ''مجمع البحرین'' کے مصنف دارا شکوہ آج زندہ ہوتے تو شاید وہ دونہیں بلکہ کئی سمندروں کے سنگم پر تحریر کرتے۔ یہ بات تہذیبوں کے تنوع اور ان کے باہمی ارتباط کو اجاگر کرتی ہے۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے استقبالیہ خطاب پیش کیا، جبکہ کانفرنس کے کنوینر پروفیسر سید امتیاز حسنین نے کانفرنس کا تعارف پیش کیا۔ یہ بین الاقوامی کانفرنس مانو کی جانب سے سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز (سی آئی آئی ایل)، میسورو کے علمی اشتراک سے 2 تا 4 نومبر 2026ء منعقد کی جا رہی ہے۔ افتتاحی اجلاس میں نومبر 2025ء میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس ''اردو، ہندی، عربی اور فارسی: لسانی، ادبی، تہذیبی اور علمی تبادلوں کے تناظر میں تہذیبی ہم آہنگی'' میں پیش کردہ مقالوں کی تلخیص پر مبنی کتاب کی رسم اجرا عمل میں آئی۔ ڈاکٹر پیگی موہن، ڈاکٹر مختار احمد، پروفیسر پنچانن موہنتی اور پروفیسر سنگیتا بگا گپتا کی تصانیف کا بھی اس موقع پر اجراء عمل میں آیا۔ کانفرنس کی ڈائرکٹر پروفیسر گل فشاں حبیب نے کلمات تشکر ادا کیے۔ پروگرام کی نظامت کانفرنس کے شریک کنوینر پروفیسر محمد السمیع صدیقی نے انجام دی۔

# MANUU meet explores Persian

DC CORRESPONDENT
HYDERABAD, NOV. 2

The origins of Persian words offer insights into centuries of linguistic borrowing and cultural exchanges between civilisations, with connections extending to Sanskrit, Hindi, Arabic, Syriac, Coptic and Hebrew, said Dr. Alexander Jabbari of the University of Minnesota at Maulana Azad National Urdu University (Manuu) on Monday.

Delivering the first plenary lecture on Persian Grammar in Early Modern India at an international conference, Jabbari discussed how Persian scholarship in Mughal India engaged with other linguistic traditions, particularly Sanskrit.

He traced the development of Persian grammatical traditions across India, the Ottoman Empire and China, and examined the language's relationship with emerging vernaculars such as Urdu.

The three day conference, 'Networks and Entanglements: Exploring Civilisational Intertextuality in the Global South', is being organised by Manuu in collaboration with the Central Institute of Indian Languages (CIIL), Mysuru, from November 2 to 4. Vice Chancellor Prof. Syed Ainul Hasan presided over the inaugural session. The inaugural session also saw the release of the Book of Abstracts 2026.

# فارسی الفاظ کی اصل سے بین ادبی روابط کا انکشاف: ڈاکٹر الیگزینڈر رجباری

## مانو میں عالمی جنوب کے تہذیبی روابط پر بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز

منصف



حیدرآباد۔ 2 نومبر (پریس نوٹ) فارسی الفاظ کی اشتقاقی تحقیق (اصل تحقیق) سے مختلف زبانوں اور تہذیبوں کے درمیان دلچسپ روابط کا انکشاف ہوتا ہے جو صدیوں پر محیط لسانی استفادہ، تہذیبی میل جول اور علمی تبادلوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ یونیورسٹی آف مینیسوٹا کے ڈاکٹر الیگزینڈر جباری نے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں نیٹ ورکس اینڈ انٹانگلمنٹس، ایکسپلورنگ سویلائزیشنل انٹرمیکسچوالٹی ان دی گلوبل ساؤتھ (نیٹ ورکس اور باہمی روابط: عالمی جنوب میں تہذیبی بین ادبی روابط کا مطالعہ) کے موضوع پر منعقدہ سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر جباری نے 'ابتدائی جدید ہندوستان میں فارسی قواعد' کے موضوع پر پہلے کلیدی خطبہ میں واضح کیا کہ فارسی الفاظ اور ان کے اشتقاقی مطالعہ سے فارسی، سنسکرت، ہندی، عربی، سریانی، قبطی اور عبرانی زبانوں کے درمیان بین ادبی روابط سامنے آتے ہیں۔ انہوں نے مغلیہ ہندوستان میں فارسی علوم و ادب کے عالمگیر کردار کو اجاگر کیا بالخصوص سنسکرت کے ساتھ اس کے علمی و ادبی تعلقات کا ذکر کیا۔ انہوں نے ہندوستان، سلطنت عثمانیہ اور چین میں فارسی قواعد و لسانیات کی روایات کے ارتقا پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے اردو کے ساتھ فارسی کے تعلق کا بھی جائزہ لیا۔ وائس چانسلر مانو پروفیسر سید عین الحسن نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ برطانوی مستشرق سر ولیم جونز کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے جنہوں نے فارسی اور ہندوستانی ادبی کلاسیکی تصانیف کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا کہا کہ اگر 'مجمع البحرین' کے مصنف دارا شکوہ آج زندہ ہوتے تو شائد وہ دونہیں بلکہ کئی سمندروں کے سنگم پر تحریر کرتے۔ یہ بات تہذیبوں کے تنوع اور ان کے باہمی ارتباط کو اجاگر کرتی ہے۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے استقبالیہ خطاب کیا جبکہ کانفرنس کے کنوینر پروفیسر سید امتیاز حسنین نے کانفرنس کا تعارف پیش کیا۔ یہ بین الاقوامی کانفرنس مانو کی جانب سے سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز (سی آئی آئی ایل) میسورو کے علمی اشتراک سے 2 تا 4 نومبر منعقد کی جا رہی ہے۔ افتتاحی اجلاس میں نومبر 2025 میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس 'اردو، ہندی، عربی اور فارسی: لسانی، ادبی، تہذیبی اور علمی تبادلوں کے تناظر میں تہذیبی ہم آہنگی' میں پیش کردہ مقالوں کی تلخیص پر مبنی کتاب کی رسم اجرائی عمل میں آئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر پیگی موہن، ڈاکٹر مختار احمد، پروفیسر پنچانن موہنتی اور پروفیسر سنگیتا بگا گپتا کی تصانیف کی بھی اجرائی عمل میں آئی۔ کانفرنس کی ڈائرکٹر پروفیسر گل فشاں حبیب نے کلمات تشکر ادا کیے۔ شریک کنوینر پروفیسر محمد السمیع صدیقی نے نظامت کی۔

اعتماد

= 3 NOV 2026

Sakshi

# اردو یونیورسٹی میں عالمی جنوب کے تہذیبی روابط پر تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز

حیدرآباد 02/نومبر (راست) فارسی الفاظ کی اشتقاقی تحقیق (اصل تحقیق) سے مختلف زبانوں اور تہذیبوں کے درمیان دلچسپ روابط کا انکشاف ہوتا ہے، جو صدیوں پر محیط لسانی استفادہ، تہذیبی میل جول اور علمی تبادلوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار یونیورسٹی آف مینیسوٹا کے ڈاکٹر الیگزینڈر جباری نے کیا۔



وہ آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں ''نیٹ ورکس اینڈ اکنکشنس: ایکسپلورنگ سویلائزیشنل انٹر ٹیکسچوالٹی ان دی گلوبل ساؤتھ'' (نیٹ ورکس اور باہمی روابط: عالمی جنوب میں تہذیبی بین ادبی روابط کا مطالعہ) کے موضوع پر منعقدہ سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ ڈاکٹر جباری نے ''ابتدائی جدید ہندوستان میں فارسی قواعد'' کے موضوع پر پہلے کلیدی خطبے میں واضح کیا کہ فارسی الفاظ اور ان کے اشتقاقی مطالعے سے فارسی، سنسکرت، ہندی، عربی، سریانی، قبطی اور عبرانی زبانوں کے درمیان بین ادبی روابط سامنے آتے ہیں۔ انہوں نے مغلیہ ہندوستان میں فارسی علوم وادب کے عالمگیر کردار کو اجاگر کیا، بالخصوص سنسکرت کے ساتھ اس کے علمی وادبی تعلقات کا ذکر کیا۔ انہوں نے ہندوستان، سلطنت عثمانیہ اور چین میں فارسی قواعد ولسانیات کی روایات کے ارتقا پر بھی روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ انہوں نے اردو کے ساتھ فارسی کے تعلق کا بھی جائزہ لیا۔ مانو کے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ برطانوی مستشرق سر ولیم جونز کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے، جنہوں نے فارسی اور ہندوستانی ادبی کلاسیکی تصانیف کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا، انہوں نے کہا کہ اگر ''مجمع البحرین'' کے مصنف داراشکوہ آج زندہ ہوتے تو شاید وہ دو نہیں بلکہ کئی سمندروں کے سنگم پر تحریر کرتے۔ یہ بات تہذیبوں کے تنوع اور ان کے باہمی ارتباط کو اجاگر کرتی ہے۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے استقبالیہ خطاب پیش کیا، جبکہ کانفرنس کے کنوینر پروفیسر سید امتیاز حسنین نے کانفرنس کا تعارف پیش کیا۔ یہ بین الاقوامی کانفرنس مانو کی جانب سے سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز (سی آئی آئی ایل)، میسورو کے علمی اشتراک سے 2 تا 4 نومبر منعقد کی جارہی ہے۔ افتتاحی اجلاس میں نومبر 2025ء میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس ''اردو، ہندی، عربی اور فارسی: لسانی، ادبی، تہذیبی اور علمی تبادلوں کے تناظر میں تہذیبی ہم آہنگی'' میں پیش کردہ مقالوں کی تلخیص پر مبنی کتاب کی رسم اجراء عمل میں آئی۔ ڈاکٹر پیکی موہن، ڈاکٹر مختار احمد، پروفیسر پنچانن موہنتی اور پروفیسر سنگیتا بھگت گپتا کی تصانیف کا بھی اس موقع پر اجراء عمل میں آیا۔ کانفرنس کی ڈائرکٹر پروفیسر گل فشاں حبیب نے کلمات تشکر ادا کیے۔ پروگرام کی نظامت کانفرنس کے شریک کنوینر پروفیسر محمد اسمیع صدیقی نے انجام دی۔

# 'నెట్‌వర్క్‌లు, చిక్కులు'పై అంతర్జాతీయ సదస్సు

రాయదుర్గం: భారత్-పర్షియన్ భాషల మధ్య అవినాభావ సంబంధాలు ఉన్నాయని మౌలానా ఆజాద్ జాతీయ ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయం వీసీ ప్రొఫెసర్ సయ్యద్ ఐనుల్ హసన్ పేర్కొన్నారు. గచ్చిబౌలిలోని ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయంలో మైసూర్‌లోని సెంట్రల్ ఇన్‌స్టిట్యూట్ ఆఫ్ ఇండియన్ లాంగ్వేజెస్ (సీఐఐఎల్) సహకారంతో 'నెట్‌వర్క్‌లు, చిక్కులు' అనే అంశంపై సోమవారం ప్రత్యేక అంతర్జాతీయ సదస్సు నిర్వహించారు. ఆయన మాట్లాడుతూ.. పర్షియన్, భారతీయ సాహిత్య క్లాసిక్‌లను ఆంగ్లం లోకి అనువాదించిన బ్రిటీష్ ప్రాచీన భాషా పరిశోధకుడు సర్ విలియం జోన్స్ చేసిన కృషి ఎనలేనిదన్నారు. అమెరికాలోని మిన్నెసోటా విశ్వవిద్యాలయానికి చెందిన డాక్టర్ అలెగ్జాండర్ జబ్బారి మాట్లాడుతూ.. భాషలు, నాగరికతల మధ్య ఆసక్తికరమైన సంబంధాలను వెల్లడిస్తాయన్నారు. అనంతరం 'బుక్ ఆఫ్ అబ్‌స్ట్రాక్ట్స్-2026ను విడుదల



మాట్లాడుతున్న వీసీ ప్రొఫెసర్ సయ్యద్ ఐనుల్ హసన్

చేశారు. అంతేగాకుండా డాక్టర్ పెగ్గీమోహన్, డాక్టర్ ముఖ్తార్ అహ్మద్, ప్రొఫెసర్ పంచానన్ మొహంతి, ప్రొఫెసర్ సంగీతబగ్గా-గుప్తా రచించిన వస్తకాలను కూడా ఆవిష్కరించారు. కార్యక్రమంలో రిజిస్ట్రార్ ప్రొఫెసర్ ఇష్తియాక్ అహ్మద్, సదస్సు కన్వీనర్ ప్రొఫెసర్ సయ్యద్ ఇంతియాజ్ హుస్సైన్, సదస్సు సంచాలకుడు ప్రొఫెసర్ గుల్షాన్‌హబీబ్, సహ కన్వీనర్ ప్రొఫెసర్ మహ్మద్ అబ్దుల్ నమీ సిద్దిఖీ పాల్గొన్నారు.